معز امجد
ترجمہ: شاہد رضا

’’مجھے حکم دیا گیا ہے کہ ان لوگوں سے لڑوں‘‘

www.javedahmadghamidi.org
www.al-mawrid.org

روی أنه قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: أمرت أن أقاتل الناس حتی یشهدوا أن لا إله إلا اللّٰه وأن محمدًا رسول اللّٰه ویقیموا الصلٰوة ویؤتوا الزکوة، فإذا فعلوا ذلك عصموا منی دماء هم وأموالهم إلا بحق الإسلام، لهم ما للمسلمین وعلیهم ما علی المسلمین، وحسابهم علی اللّٰه.

روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ ان لوگوں سے لڑوں[1]، یہاں تک کہ وہ اس بات کا اعلان کریں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور یہ کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں[2]۔ اگر وہ یہ کریں گے تو ان کی زندگی اور مال مجھ سے محفوظ ہیں[3]، اسلام کی طرف سے دیے گئے کسی حق کے سوا[4]۔ (ان شرائط کو پورا کرنے کی صورت میں ان کو مسلم تصور کیا جائے گا) اور وہ تمام حقوق جو دیگر مسلمانوں کو حاصل ہوں گے، ان کو بھی حاصل ہوں گے اور جو فرائض دیگر مسلمانوں پر عائد ہوں گے، وہی ان پر عائد ہوں گے[5]، اور ان کے اعمال کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔

متن کے حواشی

۱۔ان سے مراد بنی اسمٰعیل کے مشرکین ہیں۔اس نکتے کی تصدیق ان روایات سے بھی ہوتی ہے جن میں لفظ 'الناس' (یہ لوگ) کے بجائے لفظ 'المشرکین' (یہ مشرکین) آیا ہے۔اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق، جن مشرکین کی طرف رسول بھیجا گیا، اگر وہ رسول کی دعوت کو قبول کرنے سے انکار کر دیں تو وہ سزائے موت کے مستحق ہیں۔ یہ سزائے موت دو الگ طریقوں سے دی جا سکتی ہے:

۱۔رسول کے سیاسی حالات کے پیش نظر۔

ب۔رسول کے ماننے والوں کی تلواروں کے ذریعے سے۔

اگر رسول کو کسی خطۂ زمین میں سیاسی اقتدار نہ دیا جائے تو یہ فیصلہ براہ راست قدرتی آفات، یعنی بگولوں، زلزلوں اور سیلابوں کی صورت میں صادر ہوتا ہے، جیسا کہ حضرت ہود، حضرت شعیب اور حضرت نوح علیہم السلام وغیرہ کے مخاطبین کے معاملے میں ہوا تھا۔اس کے برعکس، اگر رسول کو کسی خطۂ زمین میں سیاسی اقتدار دیا جائے تو یہ سزا اس کے ماننے والوں کی تلواروں کے ذریعے سے صادر ہوتی ہے، جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ تھا۔اس سزائے موت کے صادر ہونے میں فرق کا سبب کیا ہے؟ اس کو قرآن مجید نے اس طرح بیان کیا ہے:

قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ. وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ. اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ. (التوبہ ۹: ۱۴-۱۶)

''ان سے لڑو، اللہ تعالیٰ ان کو تمھارے ہاتھوں کے ذریعے سے سزا دے گا، وہ ان کو رسوا کرے گا اور تم کو ان پر فتح دے گا اور (اس طرح) ماننے والوں کے سینوں کو سکون بخشے گا اور ان کے دلوں سے غصے کو ختم کر دے گا۔(یاد رکھو، اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے، سزا دیتا ہے) اور اللہ تعالیٰ (اپنے علم و حکمت کے مطابق) جس پر چاہتا ہے، رحم کرتا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ علم اور حکمت والا ہے۔کیا تم نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ یوں ہی چھوڑ دیے جاؤ گے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ابھی تک ان لوگوں کو الگ نہیں کیا جنھوں نے تم میں سے

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

(اپنے طریقے پر) جہاد کیا اور جنھوں نے اللہ تعالیٰ،
اس کے رسول اور مومنین کو چھوڑ کر کسی کو دوست نہیں
بنایا؟ اور جو تم کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اس کو خوب جاننے
والا ہے۔''

۲۔ بعض روایات میں معافی کے لیے بعض شرائط کا اضافہ ہے۔ مثلاً ترمذی، رقم ۲۶۰۸ میں ان شرائط میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اعلان، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اعلان، نماز پڑھنا، زکوٰۃ ادا کرنا، نماز کے لیے مسلمانوں کے قبلہ کی طرف منہ کرنا اور مسلمانوں کے ذبح کردہ جانوروں کو کھانا شامل ہیں۔ اولاً، اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ترمذی کی روایت میں مذکورہ دو اضافی شرائط اوپر متن میں مذکورہ شرائط کی صرف وضاحت کے لیے آئی ہیں۔ مسلمانوں کے قبلہ کی طرف منہ کرنا، اصل میں، نماز قائم کرنے کی وضاحت ہے۔ مسلمانوں کے ذبح کردہ جانوروں کو کھانا، اصل میں، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لانے کی وضاحت ہے، جس سے یہ بات بالبداہت واضح ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کی پوری اطاعت کی جائے اور اس کو خلوص دل سے قبول کیا جائے۔ ثانیاً، قرآن مجید نے سزائے موت سے معافی دینے کے متعلق عقائد کی اصلاح کے علاوہ دو قابل مشاہدہ احکام بیان کیے ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ. (التوبہ ۹:۵)

''چنانچہ تم ان مشرکین کو جہاں کہیں پاؤ، قتل کر دو، ان کو پکڑو، ان کا محاصرہ کرو اور ان کے لیے ہر گھات میں بیٹھو۔ پھر اگر وہ (اپنے مشرکانہ عقائد اور پیغمبر کے انکار سے) باز آ جائیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں، تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔''

۳۔ اس لیے اگر وہ یہ شرائط پوری کریں تو سزائے الٰہی سے ان کو معافی دی جائے گی۔

۴۔ اس لیے ان کی زندگی اور مال کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی، سوائے اس کے کہ وہ ایسے جرم کے مرتکب ہوئے ہوں جس کے لیے اسلام نے جسمانی یا مالی جرمانے کی صورت میں کوئی سزا مقرر کی ہے۔

۵۔ اس لیے سزائے الٰہی سے معافی کے لیے اگر وہ مذکورہ شرائط پوری کریں گے، تو اس سے نہ صرف وہ سزائے الٰہی سے محفوظ رہیں گے، بلکہ ان کو مسلمانوں جیسا قانونی اور معاشرتی درجہ بھی ملے گا، ان کو وہ تمام حقوق ملیں

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

گے جو حکومت نے مسلمانوں کو دیے ہیں اور ان پر وہی فرائض عائد کیے جائیں گے جو دیگر مسلمانوں پر عائد کیے جائیں گے۔ یہ بھی قرآن مجید کے ایک واضح حکم پر مبنی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّيْنِ. (التوبہ ۹: ۱۱)	''پھر اگر وہ (اپنے مشرکانہ عقائد اور پیغمبر کے انکار سے) باز آ جائیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں، تو پھر وہ تمھارے دینی بھائی ہیں۔''

۶۔ اس لیے دنیوی زندگی کے مقاصد، حکومت کی طرف سے دیے گئے حقوق کے مقاصد اور حکومت کی طرف سے عائد کردہ فرائض کی ادائیگی کے لیے اس کے اور دیگر مسلمانوں کے درمیان کوئی امتیاز نہیں ہوگا، یہاں تک کہ اس کے خفیہ ارادوں، اس کے اخلاص اور دعوت اسلام کی قبولیت کا فیصلہ بھی سب کچھ جاننے والا اللہ تعالیٰ ہی کرے گا، اور اسی کے مطابق اس کو انعام یا سزا ملے گی۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

متون

یہ حدیث بعض اختلافات کے ساتھ درج ذیل مقامات میں روایت کی گئی ہے:

بخاری، رقم ۲۵، ۳۸۵، ۱۳۳۵، ۲۷۸۶، ۶۵۲۶، ۶۸۵۵؛ مسلم، رقم ۲۰، ۱۲۱، ۲۱ب، ۲۱ج، ۲۲، ۱۲۳، ۲۳ب؛ ترمذی، رقم ۲۶۰۶-۲۶۰۸، ۳۳۴۱؛ ابوداؤد، رقم ۱۵۵۶-۱۵۵۷، ۲۶۳۰، ۲۶۴۰-۲۶۴۲؛ نسائی، رقم ۲۴۴۳، ۳۰۹۰-۳۰۹۵، ۳۹۶۶-۳۹۸۳، ۵۰۰۳؛ ابن ماجہ، رقم ۷۱-۷۲، ۳۹۲۷-۳۹۲۹؛ احمد، رقم ۶۷، ۸۱۴۸، ۸۵۲۵، ۸۸۹۱، ۹۴۶۹، ۹۶۵۹۸، ۱۰۱۶۱-۱۰۱۶۲، ۱۰۲۵۹، ۱۰۸۳۴، ۱۰۸۵۲، ۱۳۰۷۸، ۱۳۳۷۲، ۱۴۱۷۴، ۱۴۲۴۷، ۱۴۶۰۰، ۱۴۶۹۱، ۱۵۲۷۸، ۱۶۲۰۵، ۱۶۲۰۸؛ دارمی، رقم ۲۴۴۶؛ ابن حبان، رقم ۱۷۴-۱۷۵، ۲۱۶-۲۲۰، ۵۸۹۵؛ بیہقی، رقم ۲۰۳۱، ۴۹۱۹-۴۹۲۱، ۶۲۹۳، ۱۱۶۷، ۱۲۹۷، ۱۲۷۱۰، ۱۲۸۹۴، ۱۲۸۹۸-۱۲۸۹۹، ۱۵۰۴۷، ۱۵۶۲۳، ۱۶۲۸۰، ۱۶۵۰۷-۱۶۵۰۸، ۱۶۵۱۰-۱۶۵۱۲، ۱۶۶۰۴-۱۶۶۰۵، ۱۷۷۲۶، ۱۸۴۰۴-۱۸۴۰۵، ۱۸۴۰۵۱؛ ابن خزیمہ، رقم ۲۲۴۷-۲۲۴۸؛ سنن النسائی الکبریٰ، رقم ۲۲۲۳، ۳۴۲۸-۳۴۴۲، ۳۴۴۴، ۳۴۴۵-۳، ۴۲۹۸-۴۳۰۳، ۸۶۸۰، ۱۱۶۷۰، ۱۱۷۳۴، ۱۶۵۰۷-۱۶۵۰۹، ۱۸۴۰۷؛ ابویعلیٰ، رقم ۶۸، ۲۲۸۲، ۶۱۳۴؛ مصنف عبدالرزاق، رقم ۶۹۱۶۔

بعض روایات، مثلاً نسائی، رقم ۳۹۷۸ میں 'أمرت أن أقاتل الناس' (مجھے حکم دیا گیا ہے کہ ان لوگوں سے

لڑوں) کے الفاظ کے بجائے 'نقاتل الناس' (ہم ان لوگوں سے لڑیں گے) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں۔ بعض روایات، مثلاً احمد، رقم ۱۴۱۷۴ میں یہ الفاظ 'أقاتل الناس' (میں ان لوگوں سے لڑوں گا) روایت کیے گئے ہیں۔ بعض روایات، مثلاً احمد، رقم ۱۰۲۵۰ میں یہ الفاظ 'لا أزال أقاتل الناس' (میں ان لوگوں سے لڑتا رہوں گا) روایت کیے گئے ہیں۔ بعض روایات، مثلاً ابویعلیٰ، رقم ۶۱۳۴ میں یہ الفاظ 'قاتلوا الناس' ((مسلمانو)، ان لوگوں سے لڑو) روایت کیے گئے ہیں، جبکہ بعض روایات، مثلاً ابوداؤد، رقم ۲۶۳۲ میں یہ الفاظ 'أمرت أن أقاتل المشركين' (مجھے حکم دیا گیا ہے کہ ان مشرکین سے لڑوں) روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً بخاری، رقم ۲۷۸۶ میں 'ويقيموا الصلٰوة ويؤتوا الزكٰوة' (اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں) کے الفاظ محذوف ہیں۔ چنانچہ 'حتى يشهدوا أن لا إله إلا اللّٰه وأن محمدًا رسول اللّٰه ويقيموا الصلٰوة ويؤتوا الزكٰوة' (یہاں تک کہ وہ اس بات کا اعلان کریں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور یہ کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں) کے بجائے 'حتى يقول لا إله إلا اللّٰه' (یہاں تک کہ یہ لوگ یہ کہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں۔ بعض روایات، مثلاً مسلم، رقم ۲۱ب میں 'حتى يشهدوا أن لا إله إلا اللّٰه ويؤمنوا بى وبما جئت به' (یہاں تک کہ وہ اس بات کا اعلان کریں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور وہ مجھ پر اور (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) جو کچھ میں لے کر آیا ہوں، اس پر ایمان لائیں) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں۔ بعض روایات، مثلاً ابن حبان، رقم ۲۲۰ میں یہ الفاظ 'حتى يقولوا لا إله إلا اللّٰه وآمنوا بى وبما جئت به' (یہاں تک کہ وہ یہ کہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور وہ مجھ پر اور (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) جو کچھ میں لے کر آیا ہوں، اس پر ایمان لائیں) روایت کیے گئے ہیں۔ بعض روایات، مثلاً ابن ماجہ، رقم ۷۱ میں یہ الفاظ 'حتى يشهدوا أن لا إله إلا اللّٰه وأنى رسول اللّٰه' (یہاں تک کہ وہ اس بات کا اعلان کریں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور یہ کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں) روایت کیے گئے ہیں۔ بعض روایات، مثلاً بیہقی، رقم ۱۲۸۹۸ میں یہ الفاظ 'حتى يقولوا لا إله إلا اللّٰه ويقيموا الصلٰوة ويؤتوا الزكٰوة' (یہاں تک کہ وہ یہ کہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں) روایت کیے گئے ہیں۔ بعض روایات، مثلاً ترمذی، رقم ۲۶۰۸ میں یہ الفاظ 'حتى يشهدوا أن لا إله إلا اللّٰه وأن محمدًا عبده ورسوله وأن يستقبلوا قبلتنا ويأكلوا ذبيحتنا وأن يصلوا صلاتنا' (یہاں

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

تک کہ وہ اس بات کا اعلان کریں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور یہ کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ ہمارے قبلہ (کعبہ) کی طرف منہ کریں اور ہمارے ذبیحہ کو کھائیں اور ہماری طرح نماز ادا کریں) روایت کیے گئے ہیں، جبکہ بعض روایات، مثلاً بخاری، رقم ۳۸۵ میں یہ الفاظ 'حتى يقولوا لا إله إلا الله فإذا قالوها وصلوا صلاتنا واستقبلوا قبلتنا وذبحوا ذبيحتنا' (یہاں تک کہ وہ اس بات کا اقرار کریں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں، چنانچہ جب وہ اس بات کا اقرار کر لیں اور ہماری طرح نماز ادا کریں اور ہمارے قبلہ (کعبہ) کی طرف منہ کریں اور ہماری طرح جانور ذبح کریں) روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً نسائی، رقم ۳۹۸۳ میں 'فإذا فعلوا ذلك' (اگر وہ یہ چیزیں کریں) کے الفاظ محذوف ہیں۔ بعض روایات، مثلاً بخاری، رقم ۲۷۸۶ میں 'فإذا فعلوا ذلك' (اگر وہ یہ چیزیں کریں) کے بجائے 'فمن قال لا إله إلا الله' (جس نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں۔ بعض روایات، مثلاً مسلم، رقم ۲۱ ج میں ان الفاظ کے بجائے 'فإذا قالوا لا إله إلا الله' (اگر وہ یہ کہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں۔ بعض روایات، مثلاً ابن حبان، رقم ۱۷۴ میں ان الفاظ کے بجائے 'فإذا شهدوا أن لا إله إلا الله وآمنوا بي وبما جئت به' (اگر وہ اس بات کا اعلان کریں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور مجھ پر اور (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) جو کچھ میں لے کر آیا ہوں، اس پر ایمان لائیں) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں۔ بعض روایات، مثلاً ترمذی، رقم ۲۶۰۶ میں یہ الفاظ 'فإذا قالوها' (اگر وہ یہ کہیں) روایت کیے گئے ہیں۔ بعض روایات، مثلاً نسائی، رقم ۳۰۹۵ میں ان الفاظ کے بجائے 'فمن قالها' (جو یہ کہے) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں۔ بعض روایات، مثلاً نسائی، رقم ۳۹۶۶ میں یہ الفاظ 'فإذا شهدوا أن لا إله إلا الله وأن محمدًا عبده ورسوله وصلوا صلاتنا واستقبلوا قبلتنا وأكلوا ذبائحنا' (اگر وہ اس بات کا اعلان کریں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور یہ کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں اور ہماری طرح نماز ادا کریں اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کریں اور ہمارے ذبیحہ کو کھائیں) روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً بخاری، رقم ۲۷۸۶ میں 'فإذا فعلوا ذلك' (اگر وہ یہ چیزیں کریں) کے الفاظ کے بعد 'فقد' (تو) کے لفظ کا اضافہ ہے۔

بعض روایات، مثلاً احمد، رقم ۱۰۸۳۴ میں 'عصموا مني دماء هم وأموالهم إلا بحق الإسلام' (ان

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

کی زندگی اوران کا مال مجھ سے محفوظ ہے،سوائے اسلام کے کسی حق کے) کے الفاظ محذوف ہیں۔

بعض روایات، مثلاً بخاری، رقم ۲۷۸۶ میں 'عصموا منی' (وہ مجھ سے محفوظ ہیں) کے الفاظ کے بجائے 'عصم منی' (وہ مجھ سے محفوظ ہے) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں۔ بعض روایات، مثلاً ترمذی، رقم ۲۶۰۶ میں اس جملے کے بجائے 'منعوا منی' (وہ مجھ سے روک دیے گئے) کا جملہ روایت کیا گیا ہے۔ بعض روایات، مثلاً نسائی، رقم ۳۹۷۸ میں اس جملے کے بجائے 'حرمت علینا' (ہم پر حرام ہے) کا جملہ روایت کیا گیا ہے۔ بعض روایات، مثلاً نسائی، رقم ۳۹۸۳ میں اس جملے کے بجائے 'ثم تحرم' (پھر وہ حرام کر دیے گئے) کا جملہ روایت کیا گیا ہے۔ بعض روایات، مثلاً احمد، رقم ۱۴۶۹۱ میں اس جملے کے بجائے 'حرمت علی' (یہ مجھ پر حرام ہے) کا جملہ روایت کیا گیا ہے۔ بعض روایات، مثلاً ابویعلیٰ، رقم ۶۱۳۴ میں اس جملے کے بجائے 'حقنوا' (روک دیے گئے) کا لفظ روایت کیا گیا ہے۔ بعض روایات، مثلاً ابن ماجہ، رقم ۳۹۲۹ میں اس جملے کے بجائے 'حرم علی' (یہ مجھ پر حرام ہے) کا جملہ روایت کیا گیا ہے۔ بعض روایات، مثلاً بیہقی، رقم ۱۲۸۹۸ میں اس جملے کے بجائے 'حرمت' (یہ حرام ہے) کا جملہ روایت کیا گیا ہے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

بعض روایات، مثلاً احمد، رقم ۱۴۶۰۰ میں 'دماء هم و أموالهم' (ان کے خون اور مال) کے بعد 'أنفسهم' (ان کی زندگیاں) کا اضافہ کیا گیا ہے۔

بعض روایات، مثلاً بخاری، رقم ۲۷۸۶ میں 'دماء هم' (ان کے خون) کے بجائے 'نفسه' (اس کی زندگی) کا لفظ روایت کیا گیا ہے۔

بعض روایات، مثلاً بخاری، رقم ۲۷۸۶ میں 'أموالهم' (ان کے اموال) کے بجائے 'ماله' (اس کا مال) کا لفظ روایت کیا گیا ہے۔

بعض روایات، مثلاً بخاری، رقم ۲۷۸۶ میں 'إلا بحق الإسلام' (سوائے اسلام کے کسی حق کے) کے بجائے 'إلا بحقه' (سوائے اس کے کسی حق کے) کا جملہ روایت کیا گیا ہے۔ بعض روایات، مثلاً احمد، رقم ۸۸۹۱ میں یہ الفاظ 'إلا من أمر حق' (سوائے کسی سبب کے لیے جو کہ عدل ہے) روایت کیے گئے ہیں۔

'لهم ما للمسلمين و عليهم ما على المسلمين' (وہ تمام حقوق جو دیگر مسلمانوں کو حاصل ہوں گے، ان کو بھی حاصل ہوں گے اور جو فرائض دیگر مسلمانوں پر عائد ہوں گے، وہی ان پر عائد ہوں گے) کے الفاظ ترمذی، رقم ۲۶۰۸ میں روایت کیے گئے ہیں۔ بعض روایات، مثلاً بخاری، رقم ۳۸۵ میں یہ الفاظ 'فهو المسلم، له ما

للمسلم وعلیه ما علی المسلم' (وہ ایک مسلمان ہے، وہ تمام حقوق جو دوسرے مسلمان کو حاصل ہوں گے، اس کو بھی حاصل ہوں گے اور جو فرائض دوسرے مسلمان پر عائد ہوں گے، اس پر وہی فرائض عائد ہوں گے) روایت کیے گئے ہیں۔ بعض روایات، مثلاً نسائی، رقم ۳۹۶۷ میں یہ الفاظ 'لھم ما للمسلمین وعلیھم ما علیھم' (وہ تمام حقوق جو دیگر مسلمانوں کو حاصل ہوں گے، ان کو بھی حاصل ہوں گے اور جو فرائض دیگر مسلمانوں پر عائد ہوں گے، وہی ان پر عائد ہوں گے) روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً احمد، رقم ۱۴۶۹۱ میں 'و حسابھم علی اللّٰه' (اور ان کے اعمال کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے) کے جملے کے بجائے 'وعلی اللّٰه حسابھم' (اور اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے ان کے اعمال کا حساب) کا جملہ روایت کیا گیا ہے، جبکہ بعض روایات، مثلاً بخاری، رقم ۲۷۸۶ میں یہ جملہ 'و حسابه علی اللّٰه' (اور اس کے اعمال کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے) روایت کیا گیا ہے۔

بعض روایات، مثلاً مسلم، رقم ۲۱ ج میں راوی نے 'ثم قرأ: اِنَّمَآ اَنۡتَ مُذَكِّرٌ لَسۡتَ عَلَيۡهِمۡ بِمُصَيۡطِرٍ'، ''پھر آپ نے تلاوت کی: آپ ان کو صرف یاد دہانی کرانے والے ہیں، آپ ان پر کوئی محافظ نہیں ہیں'' (الغاشیہ ۸۸: ۲۱-۲۲) کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔

بعض روایات، مثلاً مسلم، رقم ۲۳ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ قدرے مختلف روایت کیے گئے ہیں۔ آپ کا ارشاد ہے:

من قال لا إله إلا اللّٰه و كفر بما يعبد من دون اللّٰه حرم ماله ودمه وحسابه على اللّٰه.

''جو یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جس کی پوجا کرتا تھا، اس کا انکار کیا، تو اس کا مال اور خون حرام ہو گیا اور اس کے اعمال کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔''

بعض روایات، مثلاً مسلم، رقم ۲۳ ب میں 'من قال لا إله إلا اللّٰه' (جس نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے) کے الفاظ کے بجائے 'من وحد اللّٰه' (جس نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اعلان کیا) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org